منگل 23۔ اگست 2011ء

خطبہ نمبر 34

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 23/ اگست 2011ء 22 رمضان 1432 ہجری 23 ظہور 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 195

تین پاکیزہ اعمال

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعہ اللہ خطاؤں کو مٹاتا ہے اور درجات بڑھاتا ہے صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا:۔

(1) طبیعت کی ناپسندیدگی اور روکوں کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا۔(2) مسجد کی طرف کثرت سے جانا۔(3) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پھر فرمایا یہ رباط ہے یعنی سرحدوں کی حفاظت کا طریق ہے۔

(ترمذی کتاب الطہارة باب اسباغ الوضو حدیث نمبر 47)

حضرت مسیح موعود نے عبدرحمٰن بننے اور استقامت حاصل کرنے کے طریق سکھائے ہیں

نماز ایسی چیز ہے جس سے دین اور دنیا سنور جاتی ہے

عبودیت کا معراج یہی ہے کہ انتہائی ہمت، قوت، طاقت اور کوشش سے خدا تعالیٰ کی مدد مانگنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اگست 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19/ اگست 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو حسب معمول ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے نماز کی اہمیت، ضرورت اور اس کے بجالانے کے طریق سکھائے ہیں اور مقبول عبادت کے حصول کیلئے سورۃ فاتحہ کی آیت کریمہ ایاک نعبد...... کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ان راہوں کا فہم وادراک دیا ہے۔ جن پر چل کر انسان صحیح معنوں میں عبدرحمٰن بن سکتا ہے۔ فرمایا نماز ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان کا دین بھی سنور جاتا ہے اور دنیا بھی سنور جاتی ہے۔ فرمایا نماز وہ عمل ہے جو بدعملی اور بے حیائی سے بچاتا ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے اور انسان کو خدا سے ملاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسی نماز جو مقبول ہو اور اس کے اچھے نتائج نکلیں یہ بھی دعا سے حاصل ہوتی ہے اور خدا کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور یہی عبادت ہے جو مقصد پیدائش انسانی ہے۔ سورۃ فاتحہ جو ہر فرض سنت اور نفل نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اس مقصد پیدائش انسانی کے حصول کیلئے دعا سکھائی ہے اور اس دعا میں وہ تمام باتیں بیان کی ہیں جو اس مقصد کے حصول میں مدد کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ایاک نعبد میں یہ سبق ہے کہ ہم تیری عبادت کا حق ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر ایسا کرنے کیلئے ہمیں تیری مدد کی ضرورت ہے۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ جب مومن فریاد کرتا ہے تو خدا تعالیٰ توفیق دے دیتا ہے لیکن بندے کو یہ ارادہ کرنا ہے کہ وہ کامل ایمان لاتے ہوئے، حکموں پر عمل کرتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خالص عبد بننے کی کوشش کرے گا۔ پھر خدا توفیق دیتا ہے۔ پھر ایاک نعبد میں کامل عجز دکھانے کی طرف بھی اشارہ ہے کہ میں کچھ نہیں ہوں اور کوئی طاقت نہیں رکھتا اور تیری مدد کی ضرورت ہے۔ پھر اس طرف بھی اشارہ ہے کہ تو نے رحمانیت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے جو نعمتیں دی ہیں ان کا شکر ادا کرتے ہوئے تیری عبادت کیلئے کھڑا ہوں اور اپنی رحیمیت کی وجہ سے میری عبادت کو قبول کرتے ہوئے عبد بننے کی توفیق عطا فرما۔ پھر اس طرف بھی اشارہ ہے کہ طفل شیر خوار کی طرح مکمل طور پر خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسی سے توفیق مانگے۔ پھر اس طرف بھی اشارہ ہے کہ صبر و مستقل مزاجی سے عبادت میں لگا رہے۔ یعنی ہر نماز کے بعد اگلی نماز، ہر جمعہ کے بعد اگلے جمعہ اور ہر رمضان کے بعد اگلے رمضان کی فکر میں لگا رہے کہ اس کا حق ادا کرنا ہے۔ پھر اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل کمزور سمجھو اور اس کا اعتراف کرو اور ہر قسم کے تکبر، نخوت اور غرور کو چھوڑ دو۔ نیز صبر اور جلن کے ساتھ خدا کی دعا کرو۔ یعنی مستقل مزاجی بھی ہو اور جدائی کا درد بھی ہو۔ پھر یہ بھی کہ اپنی عقل یا علم پر بھروسہ نہ ہو۔ کہ نفس کی شرانگیزی میں یہ چیز سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس کا شر اژدھا کے شر سے بھی بڑھ کر ہے۔ گویا صرف عاجز بندہ ہے جو کامل عاجزی سے خدا کی مدد مانگتا ہے تو خدا اس کو بچا لیتا ہے۔ پھر اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اپنے نفس کی غلطیوں کا اعتراف کرے اور خدا سے مدد مانگے۔ کیونکہ عبودیت کا معراج یہی ہے کہ انتہائی ہمت، قوت، طاقت اور کوشش سے خدا تعالیٰ کی مدد چاہے۔ تا وہ اطاعت گزار بندوں میں لکھ لے۔ پھر اس میں اجتماعیت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے کہ اپنے لئے، اپنی اولاد کیلئے، اپنے رشتہ داروں کیلئے اور جماعت کیلئے دعا مانگے اور دوسروں کا اسی قدر خیر خواہ ہو جتنا اپنا خیر خواہ ہے۔ اس لئے ان کو بھی دعاؤں میں شامل کرنے کا کہا ہے۔ پھر اس طرف بھی اشارہ ہے کہ تدبیر بھی کرو۔ جو شخص تدبیر نہیں کرتا صرف دعا کرتا ہے وہ بھی گستاخی کرتا ہے۔ جیسے کسان بیج بو کر بیٹھ نہیں جاتا اس طرح مومن بھی دعا کر کے تدابیر بھی کرتا ہے تا خدا کا فضل حاصل ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز سب عبادتوں سے افضل ہے۔ یہ ایسی سواری ہے جو انسان کو خدا سے ملاتی ہے۔ اس کا صحیح ذوق، فہم وادراک کے حصول کے طریق ہمیں حضرت مسیح موعود نے سکھائے ہیں۔ ہمیں مستقل مزاجی کے ساتھ بار بار دعائیں کر کے مقبول عبادت کا شوق پیدا کرنا چاہئے۔ حضور نے ایک رفیق حضرت مسیح موعود کا ذکر فرمایا جو نماز کے دوران سورۃ فاتحہ کی آیت ایاک نعبد کا بار بار تکرار کر رہے تھے۔ ہمیں بھی اسی تڑپ اور ہمت اور تکرار کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے نمازوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ تا اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کے بتائے ہوئے ان طریقوں سے استفادہ کی توفیق بخشے اور ہمیں عبادت کرتے ہوئے عبدرحمٰن بننے کی توفیق عطا ہو اور رمضان کے بقیہ دنوں میں بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔

درس القرآن اور خطبہ عیدالفطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مؤرخہ 31. اگست 2011ء کو لندن میں قرآن کریم کا درس دیں گے اور اختتامی دعا کروائیں گے جو کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق شام 4-30 بجے Live نشر کی جائے گی۔

اسی طرح مؤرخہ یکم ستمبر 2011ء کو لندن میں عیدالفطر ہوگی اور اس دن پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 2-30 بجے ایم ٹی اے کی Live نشریات کا آغاز ہوگا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3-00 بجے خطبہ عید الفطر ارشاد فرمائیں گے۔ احباب بھرپور استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت M.T.A)

ضرورت سٹاف

"نصرت جہاں اکیڈمی گرلز (انگلش میڈیم) میں لیڈی سائنس ٹیچر، لیڈی کمپیوٹر آپریٹر اور میل اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے۔ خدمت کا شوق رکھنے والے ایماندار اور محنتی سٹاف کی ضرورت ہے۔ مذکورہ اہلیت کے حامل افراد سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد ادارہ ہذا میں جمع کروادیں۔

سائنس ٹیچر: M.Sc, B.Sc
کمپیوٹر آپریٹر: F.Sc, B.Sc
اکاؤنٹنٹ: F.A, B.A (تجربہ کار افراد کو اہمیت دی جائے گی)

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

مکرم محمد امین چیمہ صاحب

حقیقی عید کی سچی خوشی

عید کا لفظ

عید کا لفظ عود سے نکلا ہے اور عود کے معنی دوبارہ واپس آنے اور بار بار آنے والی چیز کے ہیں۔ خوشی کے لئے یہ لفظ اس وجہ سے استعمال ہوتا ہے کہ خوشی ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے بار بار آنے کی خواہش ہوتی ہے۔ عام محاورہ میں یہ لفظ خوشی کے مواقع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے مقصود کو پالیتا ہے تو وہ خوش ہوتا۔ یہ اس کی عید ہوتی ہے۔

مومن کی عید

مومن جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ میرا حقیقی مقصود، مطلوب، محبوب اور معبود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے وہ اپنی زندگی اللہ کی ذات کو پانے کے لئے وقف کر دیتا۔ اس کا ہر عمل خدا کی رضا کے لئے ہوتا ہے جیسا کہ رسول کریم ﷺ کے بارہ میں خود اللہ تعالیٰ نے شہادت دی قل ان صلوٰتی ...... کہ اے اللہ کے رسول ان لوگوں سے کہہ دے کہ میرا نمازیں ادا کرنا اور قربانیاں کرنا میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ لہٰذا مومن کی حقیقی عید کا دن تو وہ ہوتا ہے جب وہ اپنے حقیقی مقصود و مطلوب کو پالے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے بارہ میں فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ ...... کہ اے میرے پیارے ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کے خواہشمند ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ سے محبت کرتا ہے اسے بتا بھی دیتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اس بندہ کو بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا متولی اور دوست ہے۔ اسی بنا پر غار ثور میں آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا تھا۔ لا تحزن ...... کہ غم نہ کریں یقیناً اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

دنیا مجھے ڈراتی ہے۔ دشمن مجھے دھمکیاں دیتا ہے وہ مجھے خائف کرنا چاہتا ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ وہ کس طرح یہ سمجھتا ہے کہ اپنے منصوبوں اور خوف دلانے میں وہ کامیاب ہو جائے گا۔ آخر کسی میں ڈرنے کا مادہ ہو تو وہ ڈرتا ہے لیکن میں تو جب تکیہ پر سر رکھتا ہوں خدا میرے پاس آجاتا ہے اور کہتا ہے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ خود مجھے کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں تو کیا مخالفوں سے میں ڈر جاؤں گا۔

(تذکرہ مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ص742)

حقیقی عید کا ذریعہ

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ حقیقی عید جسے وصال الٰہی کہنا چاہئے کیسے حاصل ہو تو اس کا جواب بھی آچکا کہ اطاعت رسولؐ میں۔ سنت رسول ﷺ پر عمل کر کے۔ عبادت، زہد و تقویٰ، توکل علی اللہ، خدمت خلق، دعوت الی اللہ۔ غرضیکہ تمام ان صفات حسنہ میں جو رسول کریم ﷺ میں پائی جاتی تھیں۔ ان میں آپ کی پیروی کی جائے۔ آپؐ رمضان کے مہینہ میں جس میں خیرات میں آپ کا ہاتھ آندھی کی طرح چلتا تھا۔ راتوں کو تہجد میں آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ اعتکاف بیٹھتے تھے۔ روزے پورے کرتے تھے اور سب قربانیوں کے ادا کرنے کی خوشی میں عید مناتے تھے۔

عید محض اکٹھے ہو کر کھانے پینے، گپیں ہانکنے اور عیش و عشرت میں وقت گزارنے کا نام نہیں ہے۔ ایک مالدار آدمی تو یہ باتیں کسی بھی وقت حاصل کر لیتا ہے اور اس کے لئے تو ہر روز عید ہو گی۔ مگر یہ مومن کی عید نہیں۔ الدنیا سجن للمومن وجنۃ للکافر۔ یہ تو کافر کی عید ہے۔ مومن کی عید یہی ہے کہ جب وہ الٰہی احکام کو بجالانے میں کامیاب ہوتا ہے تو اسے ایک اطمینان حاصل ہوتا۔ اس کے دل و دماغ میں ایک سرور پیدا ہوتا ہے اور وہ اس توفیق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے کسی نیک کام کرنے یا ابتلا میں سے کامیابی سے گزر جانے سے دیتا ہے۔ خوش ہوتا ہے اور مزید اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے اور اس کا شکر بجالاتا ہے۔

اب رمضان کے بعد عید کا دن آتا ہے تو سب مومن خوش ہوتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ اب وہ رمضان کی پابندیوں سے آزاد ہو گئے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ انہیں تو افسوس ہوتا ہے کہ بابرکت ایام آئے اور ایک پیارے دوست کی طرف چند دن گزار کر رخصت ہو گئے۔ وہ اس لئے خوش ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے رمضان کا مہینہ گزارا۔ دعائیں کیں اور اپنے محبوب حقیقی، خالق و مالک کو اسی کی دی ہوئی توفیق سے پانے کی کوشش کی۔ یہ وجہ ہے کہ عید کے دن دو رکعت کی عبادت بھی زیادہ کی جاتی ہے۔ جو رمضان کا حق ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے ان کے لئے کوئی عید نہیں بلکہ ان کے لئے تو ماتم کا دن ہو گا۔

منزلِ ضبط

حضور انور کا خطبہ جمعہ مورخہ 5۔ اگست 2011ء سننے کے فوراً بعد جس میں حضور نے اپنی والدہ ماجدہ کا ذکر خیر فرمایا۔

اتنے ضبط سے ذکرِ جدائی کون کرے گا
کون کرے گا ایسے، ماں کے غم کی باتیں

آنسو گرچہ بہنے کو بے تاب بہت تھے
کون نبھائے گا اشکوں کی یوں سوغاتیں

ضبط کے پشتوں کو اتنا مضبوط کیا تھا
ٹوٹ نہ پائے، سیل اشک کو دے دی ماتیں

زور و شور سے غم کے بادل رہے چمکتے
لگتا تھا کہ آنے والی ہیں برساتیں

ضبط کی ایسی منزل پہلے کب دیکھی تھی
اس کے معانی بتلائیں کیا بھلا لغاتیں

امڈے ہوئے جذبات پہ قابو وہ رکھتا ہے
حمد میں گزریں جس کے دن، سجدوں میں راتیں

جان سے پیارے مرشد کی توصیف کریں ہم
اپنا علم ہی کیا ہے اپنی کیا اوقاتیں

اس منظر کی منظر کشی نہ ہو گی قدسیؔ
متحیر ہیں سوچیں، عاجز قلم دواتیں

وہ مُسکائے تو کِھلتے ہیں دل کے غنچے
ورنہ قدسیؔ کیا عیدیں ہیں کیا شبراتیں

عبدالکریم قدسیؔ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ اس شکر گزاری کے طریق کو ہم نے اپنانا ہے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے

بحیثیت جماعت آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر چوبیس گھنٹے دن چڑھا رہتا ہے۔ اور صرف جماعتِ احمدیہ ہے جس میں بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوئی نہ کوئی پروگرام ہر وقت بن رہے ہیں یا پیش کئے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا اور اُن کا شکر کرنا، اُن کا احاطہ کرنا ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ہے

جلسہ سالانہ جرمنی کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد پر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور شکر گزاری کی طرف خصوصی توجہ دینے کی نصیحت

جماعت احمدیہ کینیڈا اور امریکہ کے جلسہ ہائے سالانہ کے آغاز کی مناسبت سے ان کا تذکرہ اور احباب کو نصائح

یہ جلسے بھی ہماری دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر اس سوچ کے ساتھ رہنا چاہئے کہ ہم احمدیت کے سفیر ہیں۔

غیر از جماعت مہمانوں نے بھی جلسہ سے بڑا اچھا اثر لیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثرات کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بڑی اچھی تعداد طلباء و طالبات کی تعلیمی میدان میں آگے نکل رہی ہے۔ اس تعلیمی ترقی کو قرآن کریم کی تعلیم کے تابع رکھیں اور جماعت سے مضبوط تعلق پیدا کر کے اس کے لئے مفید وجود بنیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم جولائی 2011ء بمطابق یکم وفا 1390 ہجری شمسی بمقام بیت خدیجہ برلن (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 153 تلاوت کی اور یہ ترجمہ پیش فرمایا۔

پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

الحمدللہ کہ گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس مرتبہ نئی جگہ پر جلسہ منعقد کرنے کی وجہ سے یہاں جماعت جرمنی کی انتظامیہ اور امیر صاحب کو ایک شوق اور ایک excitement بھی تھی۔ ایک نئے جوش کا اظہار تھا اور یہ یقیناً باقی افرادِ جماعت کو بھی ہوگا کیونکہ جلسہ کی پہلی جگہ منہائم جو تھی، وہاں صرف ایک ہال تھا اور وہ بھی تنگ پڑ رہا تھا۔ پھر عورتوں کے لئے مارکی لگانی پڑتی تھی جس میں گرمی کے دنوں میں بیٹھنا مشکل ہو جاتا تھا، خاص طور پر بچوں والی عورتوں کے لئے۔ جبکہ یہاں جو نئی جلسہ گاہ ہے کارلسروئے (Karlsruhe)، یہاں بڑے ائیر کنڈیشنڈ ہالوں کی سہولت موجود تھی۔ بعض اور سہولتیں بھی تھیں، اس لئے قدرتی بات ہے کہ ان سہولتوں کی وجہ سے خوشی یا excitement تھی لیکن وہاں نئی جگہ ہونے کی وجہ سے ان سہولتوں اور ایک ہی چھت کے نیچے تقریباً تمام انتظامات ہونے کے باوجود ایک فکر بھی سب کو تھی اور یہ فکر قدرتی بات ہے، ہونی چاہئے اور ایک مؤمن کی یہ خاصیت ہے کہ اُسے فکر رہتی ہے کہ کہیں اُس کی ذاتی خواہش اور پسند یا بشری غلطیوں کی وجہ سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو انتظامات میں کسی خرابی کا باعث ہو یا کسی مخفی معصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو کر بعض مسائل پیدا نہ ہو جائیں جن تک انسان کی نظر رسائی نہیں کر سکتی۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور ایک شوق اور نئے جوش اور فکر کو ساتھ ساتھ رکھتے ہوئے انتظامیہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکی بھی رہی اور افسر صاحب جلسہ سالانہ جو تھے وہ تو بار بار بڑی فکر کے ساتھ اس دوران میں بھی مجھے دعا کے لئے کہتے بھی رہے۔ اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرتا ہے اور اس کی مدد چاہتا ہے اور جب ایسی صورت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے اور جلسوں کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی حضرت مسیح موعود کو حکم فرمایا تھا کہ ان کا انعقاد کرو تاکہ جماعت کے مخلصین ایک جگہ جمع ہو کر اپنی دینی اور روحانی ترقی کے بھی اہتمام کریں اور سامان کریں اور ایک دوسرے کو مل کر آپس کی محبت کو بھی پروان چڑھائیں۔ پس جب یہ نیک ارادے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک کام کیا جا رہا ہو اور اُس کی خاطر جمع ہونے والے لوگوں کے لئے بہتر سہولتوں اور انتظامات کی کوششیں کی جا رہی ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ تو ایسے کاموں میں برکت ڈالتا ہی ہے۔ پس اگر یہاں اس نئی جگہ پر اگر کوئی کمیاں یا خامیاں رہ بھی گئی تھیں جو نئی جگہ پہلی مرتبہ جلسہ منعقد ہونے کی وجہ سے رہ بھی جائیں تو کوئی ایسی اچنبے کی بات نہیں ہے لیکن چونکہ انتظامیہ کی نیت نیک ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے اور فرمائی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس پردہ پوشی کی وجہ سے انتظامیہ کو اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے۔

آج دنیائے احمدیت میں ہر ملک میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور تقریباً سارا سال ہی یہ تسلسل رہتا ہے۔ گزشتہ ہفتے میں جیسا کہ مَیں نے کہا اور ہم سب جانتے ہیں کہ جرمنی کا جلسہ تھا تو آج سے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے شروع ہو رہے ہیں۔ جو فکریں گزشتہ ہفتے یہاں کی انتظامیہ کو تھیں، وہی فکریں اور دعاؤں کی کیفیت آج کینیڈا اور امریکہ کی جلسہ کی انتظامیہ کو ہوگی، اور ہونی چاہئے۔ لیکن جب شاملینِ جلسہ بھی انتظامیہ کی اس فکر کو سمجھ لیں اور اپنے آپ کو مہمان سمجھنے کی بجائے اُس نظام کا حصہ سمجھتے ہوئے مددگار بن جائیں تو انتظامیہ کی پریشانیاں بھی کم ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ عموماً شامل ہونے والے اپنے رویّوں، عمل اور دعاؤں سے مددگار بنتے ہیں اور جرمنی کی جماعت نے اس سال عمومی طور پر بھی جماعتی انتظامیہ سے یعنی افرادِ جماعت نے جماعتی انتظامیہ سے بہت تعاون کیا ہے۔ اللہ کرے کہ اس وقت امریکہ اور کینیڈا کے جو جلسے آج شروع ہو رہے ہیں وہاں بھی ہر شامل ہونے والا

روحانی مائدہ سے اپنی جھولیاں بھرنے کی فکر کرتے ہوئے جلسے میں شامل ہو اور بھرپور فائدہ اُٹھانے اور اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے کی کوشش کرے تاکہ ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ صرف میلہ سمجھ کر شامل نہ ہوں اور صرف ملاقاتوں اور خوش گپیوں میں وقت گزارنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب عموماً ہر جگہ دنیا میں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں، تقریروں کے معیار بھی بہت اچھے ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ شاملینِ جلسہ ان سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور جو باتیں سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بھی ہوں۔ آج جیسا کہ میں نے کہا کینیڈا اور امریکہ کے جلسے ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

عموماً میں جن جلسوں میں شامل ہوتا ہوں اُس کے بعد شکر گزاری کے مضمون کے حوالے سے جلسوں اور دَوروں کا مختصر ذکر بھی کر دیتا ہوں۔ آج بھی یہی مضمون رکھوں گا لیکن جلسے کے حوالے سے کینیڈا اور امریکہ کے جلسوں کا ذکر بھی بیچ میں اس لئے بیان کر دیا تھا کہ یہ دو بڑی جماعتیں ہیں جہاں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور یہ دنیا میں منعقد ہونے والے جلسے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کے ایک لامتناہی سلسلے کو لئے ہوئے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی اپنے بعض خطبات میں بیان کیا ہے کہ بحیثیت جماعت آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر چوبیس گھنٹے دن چڑھا رہتا ہے۔ یہاں اگر اس وقت دوپہر کا وقت ہے اور سورج ڈھل رہا ہے تو امریکہ اور کینیڈا میں یہ سورج ضحیٰ کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ اور صرف جماعتِ احمدیہ ہے جس میں بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوئی نہ کوئی پروگرام ہر وقت بن رہے ہیں یا پیش کئے جا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو گننا اور اُن کا شکر کرنا، اُن کا احاطہ کرنا ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ یہ سلوک آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ ہر روز نہیں بلکہ ہر لمحہ شکر گزاری کے نئے مضامین دکھاتے ہوئے گزرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لے کر آتا ہے اور جب تک ہم اپنے اس مقصد کے ساتھ چمٹے رہیں گے جس کو لے کر حضرت مسیح موعود تشریف لائے تھے ہم یہ نظارے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر ہم کس طرح شکر گزار ہو سکتے ہیں، اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے''۔ پھر فرمایا: ''اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 49۔ ایڈیشن 2003ء)

پس اس شکر گزاری کے طریق کو ہم نے اپنانا ہے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ انہوں نے بھی جو جلسوں میں شامل ہونے کے لئے جمع ہو رہے ہیں اور انہوں نے بھی جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور اُن کے جلسے خیریت سے اختتام کو پہنچے۔ پس ہر احمدی جو جلسے میں شامل ہوا ہے اب اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو ہمارے غلبے میں روک ڈال سکے۔ حضرت مسیح موعود سے وعدے کے مطابق غلبہ تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو عطا فرمانا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر ہم تقویٰ سے چمٹے رہے تو ہم بھی اُس غلبے کا حصہ بن جائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت کو عطا فرمانا ہے۔

پس ہمیشہ ہر احمدی کو جو کینیڈا، امریکہ یا یورپ کے امیر ممالک میں رہتا ہے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں رہتا ہے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے غلبے کے ہتھیار نہ مغربی ملکوں میں آنا ہے، نہ یہاں کی آسانیاں ہیں اور آسائشوں کے ساتھ یہاں رہنے میں ہے، نہ یہ غلبہ کسی دولت سے ہونا ہے، نہ یہ غلبہ کسی دنیاوی کوشش سے ہونا ہے بلکہ غلبے کے ہتھیار جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ تقویٰ میں بڑھنا ہے۔ اور اس تقویٰ میں بڑھنے سے یہ غلبہ ہونا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود کو سال کے چند دن لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے، اپنی جماعت کے افراد کو تقویٰ کی ٹریننگ دینے کا ارشاد فرمایا ہے، یہ اس لئے ہے کہ جو زنگ لگے ہیں وہ دھل جائیں۔ آپس میں مل کے بیٹھیں، ایک دوسرے کی باتیں سنیں، محبت اور پیار کی فضا پیدا ہو اور ایک نئے سرے سے ایک احمدی چارج ہو کر پھر اپنے مقصد پیدائش کے حصول کی کوشش کرے۔ اپنی علمی پیاس بجھائے، اپنی تربیت کے سامان کرے۔ روحانیت میں آگے بڑھنے کی طرف قدم بڑھائے۔ پس ایک ہفتہ بعد جرمنی والے بھی صرف جرمنی کے کامیاب اور بارونق جلسے کا صرف ذکر ہی باقی نہ رکھیں۔ صرف یہی یاد نہ رہے کہ فلاں مقرر کی تقریر اچھی تھی، فلاں نے نظم اچھی پڑھی، بلکہ جو کچھ سنا ہے اسے اب اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور یہی جذبہ ہے جسے لے کر کینیڈا اور امریکہ کے احمدی اپنے جلسوں کی کارروائی سنیں۔ جب یہ حالتیں ہوں گی تو ہم حقیقی رنگ میں اُس شکر گزاری میں شامل ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر یہ عرض کیا ہے کہ ع

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس

ہر لمحہ ہمیں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اپنے دل و دماغ کو اسی آس سے تازہ رکھنا چاہئے۔ ہر لمحہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنی زبانوں کو تر رکھ کر اپنی شکر گزاری کا اظہار کرنا چاہئے۔ ہر لمحہ ہمیں اپنے عملوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھال کر اپنے جسم کے ذرّہ ذرّہ کو خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانا چاہئے اور پھر جب ہماری یہ حالت ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ہمیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر میں مزید لپیٹ لے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۔) پس تم میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا (۔) اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ پس جب بندہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا کوئی عمل بغیر جزا کے نہیں جانے دیتا بلکہ کئی سو گنا تک جزا دیتا ہے۔ اُس سے بڑھ کر پھر اللہ تعالیٰ ذکر کا وعدہ فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا کیا ہے؟ جب اللہ کہے کہ مَیں بندے کا ذکر کرتا ہوں تو وہ ذکر کیا ہے؟ جب اللہ تعالیٰ ذکر کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ بندے کے مسلسل ذکر کی وجہ سے اُسے اپنے انعامات سے نوازتا ہے اُسے یاد رکھتا ہے تو پھر نیکیاں بجالانے اور تقویٰ پر چلنے کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ نئے معیار قائم ہونے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قریب کرنے کے نئے نئے راستے دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو ہر وقت یاد رکھتا ہے، مشکلات سے اُسے نکالتا ہے، آفات سے اُسے بچاتا ہے۔ پس بندہ جب خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اُسے سب طاقتوں کا مالک سمجھ کر اُس کی پناہ میں آنے کے لئے، اُس کی مدد حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے ''اَذْکُرْکُمْ'' کہ مَیں تمہارا ذکر کروں گا، تمہیں یاد رکھوں گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو انعامات سے نوازے گا، اُسے اپنی پناہ میں لے لے گا، اُس کے دشمن سے خود ہی نپٹے گا اور بدلے لے گا۔ اُس کے لئے ہر قسم کے رزق کے ایسے دروازے کھولے گا جس کا بندے کو وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور ایسے قرب پانے والے لوگ ہی ہیں جن کے خلاف دنیا والے ہزار کوشش کر لیں اُن کو اُن کے مقاصد کے حصول سے نہیں روک سکتے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی ایسے ذکر کرنے والوں سے ہی خدا تعالیٰ نے وابستہ فرمائی ہے۔ اور یہی ذکر ہے جو ہر فردِ جماعت کی دنیا و آخرت سنوارنے والا بنے گا۔ اور اُس بندے کو حقیقی شکر گزار بنائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ذکر کے مضمون کے ساتھ ہی شکر کا مضمون بھی جاری فرما دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بندے کو انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور پھر ان انعامات کو دیکھ کر جب بندہ شکر گزاری کا اظہار کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک اور دَور شروع ہو جاتا ہے، ایک نیا سلسلہ انعامات شروع ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آخر میں پھر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دیکھنا کبھی ناشکر گزاروں میں سے نہ ہونا، وَلَا تَکْفُرُوْن، کبھی ان نعمتوں کو ردّ کرنے والے نہ بن جانا۔ اب کون عقلمند ان تمام فضلوں اور نعمتوں کو دیکھ کر پھر اُنہیں ردّ کرنے والا بن سکتا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انسان لاشعوری طور پر اُن کو ردّ کرنے والا اور ناشکر گزار بن جاتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہیں کرتا تو بے شک وہ زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اظہار کرے لیکن عملی طور پر وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کا اظہار نہیں کر رہا ہوتا۔ دنیا میں جب ایک انسان دوسرے انسان کی بہت زیادہ چاہت اور یاد دل میں بسائے ہوئے ہو تو اُس کے منہ کو دیکھتا ہے۔ یہ دیکھتا ہے کہ کس طرح مَیں اُس کی خواہشات کو پورا کروں؟ کب وہ کوئی بات کرے اور میں اُس پر عمل کروں۔ تو اگر اللہ تعالیٰ کی یاد کا دعویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اُس کے احکامات پر نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ اُس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ صحیح استعمال بھی ضروری ہے۔ اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے وہ کیفیت طاری ہوتی ہے جو صحیح شکر گزاری کی کیفیت ہے جو تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر یہ حقیقی تقویٰ نہیں تو پھر یہ کفرانِ نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ اس ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن کے لئے ایسے راستے متعین کر دیئے ہیں جو

شکرگزاری سے نکل کر خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے بن جاتے ہیں، اُس کے ذکر سے نکل کر اُس کی شکرگزاری میں لاتے ہیں۔ پھر اُس کو اللہ تعالیٰ کے قریب ترین کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اور یہی ایک مومن کی خواہش ہونی چاہئے اور ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ پس یہ مضمون ہے جو ہر احمدی کو اپنے میں جاری کرنا چاہئے۔

اب میں جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں جلسہ جرمنی کے حوالے سے چند باتیں کروں گا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس دفعہ نئی جگہ تھی اس لئے جہاں بعض سہولتیں نظر آئیں اور آرام دہ انتظام ہوا وہاں بعض خامیاں بھی رہ گئی ہوں گی بلکہ رہی ہیں لیکن یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے انتظامیہ کو بہت زیادہ مورِدِالزام ٹھہرایا جائے اور پریشان کیا جائے۔ سو فیصد perfection تو کسی انسانی کام میں ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ کاملیت تو صرف خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اس لئے انسانی کاموں میں بہتری کی ہر وقت گنجائش رہتی ہے اور اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا کے مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے کہ بندے کا کام ہے کہ عمل کرو۔ جو طریقے ہیں وہ اختیار کرو۔ اپنی کوشش پوری کرو پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو اور دعا کرو کہ باقی جو کمیاں رہ گئی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو خود پورا فرمائے اور پھر جو نتائج پیدا ہوتے ہیں اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے شکرگزاری کی طرف بھی توجہ دلائی ہے تا کہ ان خامیوں اور کمیوں میں مزید بہتری پیدا ہو سکے۔ جب انسان ایک چیز بہتر کرتا ہے تو اُس پر شکرگزاری کرے تو اللہ تعالیٰ پھر اگلا قدم بہتری کی طرف لے جاتا ہے اور یہی سبق ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے عمل سے دیا ہے۔

بعض باتیں جو میں نے نوٹ کی ہیں یا جو مجھے بتائی گئیں اُن میں آئندہ بہتری کے لئے اُن کا ذکر کر دیتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں اُن لوگوں سے جو صرف تنقید کرنا جانتے ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ حقیقت میں بہتری کے خواہش مند ہیں تو اِدھر اُدھر باتیں کرنے کی بجائے انتظامیہ کو اپنے مشورے دیں۔ اُن کو نقائص بتائیں جو آپ نے دیکھے اور کام کرنے والوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں آئندہ مزید بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انتظامیہ کو بھی کھلے دل کے ساتھ توجہ دلانے والوں کی باتوں پر غور کرنا چاہئے اور جلسے کی ایک لال کتاب ہوتی ہے جس میں تمام خامیوں کا ذکر ہوتا ہے اِن کمیوں کو جو حقیقت میں کمیاں ہیں اور جن کے بارے میں توجہ دلائی گئی ہے اُس میں ان کو تحریر کیا جانا چاہئے۔

ایک کمی جس کا انتظامیہ کو بھی احساس ہو چکا ہے وہ ماحول میں، مردانہ ہال میں بھی، زنانہ ہال میں بھی آواز کی گونج تھی جس کی وجہ سے پہلے دن میرا خطبہ ہال میں بیٹھے ہوئے تقریباً 1/4 حصہ لوگوں کو صحیح طرح سے سمجھ نہیں آسکا یا وہ سن نہیں سکے۔ بعد میں انتظامیہ نے اس کی اصلاح کی کوشش بھی کی اور کچھ بہتری بھی پیدا ہوئی لیکن واضح بہتری پھر بھی نہیں تھی۔ اس لئے آئندہ سال یا تو ساؤنڈ سسٹم کو ٹھیک کرنا ہوگا یا سٹیج کی جگہ کو بدل کر ٹھیک کرنا ہوگا جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے، یا کوئی اور نقص جو بھی ہے اُس کو معلوم کرنا ہوگا اور اُسے ٹھیک کرنا ہوگا۔ اس چیز کو دیکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر تو انتظامی لحاظ سے لوگوں کو خاموشی سے بٹھانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر آواز نہ آ رہی ہو۔ مرد تو شاید خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں لیکن وہاں بھی جو چھوٹی عمر کے بچے ہیں، دس بارہ سال کے، وہ نہیں بیٹھ سکتے۔ مرد یا بیٹھے رہیں گے یا وہاں سے اُٹھ کر چلے جائیں گے۔ لیکن عورتوں کو اور خاص طور پر بچوں والے ہال میں عورتوں اور بچوں کو خاموش کروانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس دفعہ میں نے عورتوں میں ایک اچھی بات دیکھی ہے کہ کم از کم میری تقریر کے دوران باوجود اس کے کہ میری آواز واضح اُن تک نہیں پہنچ رہی تھی اور اس کے لئے کئی مرتبہ پیچھے بیٹھی ہوئی خواتین نے انتظامیہ کو پیغام بھی بھیجے کہ آواز کو درست کرو لیکن مجبوری تھی آواز ٹھیک نہیں ہو سکتی تھی، لیکن اس کے باوجود بڑی خاموشی اور تحمل سے خواتین بیٹھی رہیں اور اتنی خاموشی اور تحمل میں نے پہلی دفعہ جرمنی کی عورتوں میں دیکھا ہے۔ بعض کے نزدیک شاید اس کی یہ بھی وجہ ہو کہ ہال ائیر کنڈیشن تھے اور باہر گرمی تھی اس لئے بیٹھنا ہی بہتر تھا لیکن ہمیں حسنِ ظن سے بھی کام لینا چاہئے۔ عمومی طور پر جب سے میں نے لجنہ کو تقریباً تین چار سال پہلے یہ وارننگ دی تھی کہ اگر شور کیا تو اُن کا جلسہ نہیں ہوگا، بہتری کی طرف بہت زیادہ رجحان ہے۔ ایک نقص اس وجہ سے بھی پیدا ہوا کہ اس دفعہ بچوں کو بھی ایک ہی ہال میں بٹھا دیا گیا۔ گو پارٹیشن کی گئی تھی لیکن پردے سے آواز نہیں رُک سکتی اور بچوں کی جگہ پر ظاہر ہے کہ شور ہوتا ہے۔ یہ شور بعض دفعہ مین ہال (Main Hall) میں بھی ڈسٹرب کرتا تھا۔ اس کا بھی آئندہ سال کوئی بہتر انتظام ہونا چاہئے۔ باقی کچھ اور چھوٹی موٹی کمیاں اور خامیاں ہیں جن کو دور کرنے کی انتظامیہ کو آئندہ سال کوشش کرنی چاہئے اور لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ اگر انہوں نے کوئی چیز دیکھی ہے تو بتائیں تا کہ آئندہ سال بہتر انتظامات ہو سکیں۔ جلسے کی لال کتاب میں یہ درج کریں اور ان کی بہتری کے بارے میں جلسہ سالانہ کی جو کمیٹی ہے وہ غور کرے۔ ہمارے قدم ہمیشہ بہتری کی طرف بڑھنے چاہئیں۔ عمومی طور پر تو اللہ تعالیٰ یہ نظارے ہمیں ہر جگہ دکھاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بہتری کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں اور جو غیر مہمان جرمنی سے بھی اور دنیا کے مختلف ممالک سے خاص طور پر ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے تھے، اُنہوں نے اچھا تاثر لیا ہے، اُن کو تو ہمارے انتظامات بہت اچھے لگے ہیں لیکن اپنے اندر خامیاں تلاش کرتے ہیں تا کہ مزید بہتری پیدا ہو۔

مَیں نے مہمانوں میں سے جس سے بھی پوچھا ہے وہ انتظامات اور لوگوں کے آپس کے محبت اور پیار اور ڈیوٹی دینے والوں کے رویّوں سے بہت اچھا تاثر لے کر گئے ہیں۔ پس یہ جلسہ بھی ہماری (دعوت) کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے ہر احمدی کو جیسا کہ مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ ان دنوں میں خاص طور پر اس سوچ کے ساتھ رہنا چاہئے کہ ہم احمدیت کے سفیر ہیں، ہمارے نمونے ہیں جو دنیا نے دیکھنے ہیں۔ اس دفعہ بلکہ ہر دفعہ ہوتا ہے ہر جلسے پر، بعض بیعتیں بھی یہ سارا ماحول دیکھ کر ہوئی ہیں۔ بعض لوگ جو قریب تھے انہوں نے جب جلسے کا ماحول دیکھا اور لوگوں کے رویے دیکھے تو اُن پر اچھا نیک اثر ہوا اور انہوں نے بیعت کرنے کا اظہار کیا اور جلسہ کے بعد انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔ لیکن ایک ایسا واقعہ بھی میرے علم میں آیا ہے کہ کسی کا بٹوہ چوری ہو گیا۔ ہو سکتا ہے کچھ اور واقعات بھی ایسے ہوئے ہوں اور شرم کی بات یہ ہے کہ وہ جس کا بٹوہ چوری ہوا وہ نومبائع جرمن نوجوان تھا۔ اُس نے اس واقعہ کو اپنی تربیت کے اثر کے طور پر بیان کیا ہے۔ لیکن خدمت خلق کی ڈیوٹی دینے والوں کے لئے یہ بڑی فکر کی بات ہے۔ ایسے واقعات ہوتے تو ہیں لیکن اگر پوری نگرانی کی جائے اور اس جگہ تو پوری نگرانی ہو سکتی تھی تو ایسے واقعات کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے بلکہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ سو فیصد ختم کئے جائیں۔ اُس نوجوان نے تو جس کا میں ذکر کر رہا ہوں **مجھے اس طرح بیان کیا تھا کہ میں بہت سخت غصے والا تھا، ہر چھوٹی چھوٹی بات پر مجھے غصہ آ جایا کرتا تھا اور بڑا لڑنے اور مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا تھا لیکن یہ سب باتیں احمدی ہونے سے پہلے کی تھیں۔ کہنے لگا کہ اگر میں سوچوں کہ میرے احمدی ہونے سے پہلے اگر میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہوتا اور میرا بٹوہ چوری ہو جاتا تو مَیں نے وہاں کھڑے ہوئے ہر شخص سے لڑنا تھا اور شور مچا کر انتظامیہ کی بھی بری حالت کر دینی تھی لیکن احمدیت نے مجھے صبر سکھایا ہے اور میں نے اس بات کو محسوس نہیں کیا۔** کہنے لگا یہ بہت بڑی تبدیلی ہے جو میں نے احمدی ہونے کے بعد اپنے اندر محسوس کی ہے کہ احمدیت کی وجہ سے انتہائی غصیلہ ہونے والا شخص اتنا نرم ہو جائے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ تو یہ سبق ہے اُن احمدیوں کے لئے بھی جو لمبا عرصہ تربیت میں رہنے کے باوجود غصے پر کنٹرول نہیں رکھتے اور ذرا ذرا سی بات پر لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس احمدی ہونے کی ایک پہچان اپنے جذبات کو کنٹرول کرنے کی بھی بنائیں کہ ہم احمدی ہیں، ہم نے اپنے جذبات کو کنٹرول رکھنا ہے، صبر کا مظاہرہ کرنا ہے۔

بہرحال جو بعض نقائص سامنے آتے ہیں اُس سے بعض تربیتی پہلو بھی نکل آتے ہیں، بعض سبق بھی مل جاتے ہیں۔ عمومی طور پر احباب جماعت نے جو تعاون کیا ہے اُس پر انتظامیہ کو بھی اُن کا شکرگزار ہونا چاہئے اور کارکنان نے جس محنت اور ذمہ داری سے عمومی طور پر اپنی ڈیوٹی دی ہے اُس پر شاملینِ جلسہ کو بھی اُن کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

جرمنی میں افراد جماعت میں عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ اخلاص و وفا کے جذبات ابھرے ہوئے ہیں۔ اس کے نظارے میں نے جلسہ پر بھی دیکھے ہیں اور مختلف جگہوں پر (بیوت) کے افتتاح کے لئے گیا ہوں تو وہاں بھی دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص و وفا کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔ خاص طور پر نوجوانوں کو میں نے اخلاص میں بڑھا ہوا پایا ہے۔ جماعت میں کمزور لوگ بھی بیشک ہوتے ہیں لیکن ایک کمزور ہوتا ہے، ایک ٹیڑھا پَن دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں ہزاروں مخلص وفا شعار کھڑے کر دیتا ہے۔ ایسے لوگ کھڑے کر دیتا ہے جو اپنے نمونے دکھانے والے ہوتے ہیں۔ پس یہ خوبصورتی ہے جماعت احمدیہ کی جو آج ہمیں کسی اور جگہ نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ اس میں مزید نکھار پیدا کرتا چلا جائے۔

جلسہ کے حوالے سے ایک اہم کام وائنڈ اَپ (Wind Up) کا ہوتا ہے اور خاص طور پر اُس وقت جب جگہ محدود دنوں کے لئے کرائے پر لی گئی ہو اور اس دفعہ نئی جگہ کے حوالے سے یہ فکر بھی تھی کہ تمام جلسہ گاہ کو وقت پر سمیٹنا ہے تا کہ ایک تو رقم زیادہ خرچ نہ ہو اور اس کے لئے صرف دو دن تھے، نہیں تو زائد کرایہ دینا پڑنا تھا۔ دوسرے اس لئے بھی کہ اُن لوگوں پر جن سے اب تعلق بن رہے ہیں جماعت کا منفی اثر نہ پڑے۔ الحمدللہ کہ اندرونی ہال تو کارکنان اور احبابِ جماعت نے وقارِ عمل کر کے میری رپورٹ کے مطابق دو دن کے اندر خالی کر دیا ہے اور باہر کی جگہ میں گو ایک زائد دن لگ گیا لیکن جتنا

وسیع انتظام تھا اُس لحاظ سے یہ بھی اچھے وقت میں ہوگیا۔اس دفعہ جلسے کے پہلے کے وقارِ عمل میں بھی اور بعد کے وائنڈ اَپ میں بھی پاکستان سے نئے آئے ہوئے اسائلم لینے والوں کا بھی بہت بڑا طبقہ شامل ہوا ہے، انہوں نے بڑی محنت کی ہے۔ وہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں، **اُن اسائلم والوں سے مَیں کہتا ہوں کہ باہر آ کر اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ جماعت کے بغیر اُن کی کوئی زندگی ہے۔ جماعت کے بغیر اُن کی کوئی زندگی نہیں ہے۔شاید اس کے بغیر تھوڑی سی دنیا تو اُن کو مل جائے لیکن نسلیں برباد ہو جائیں گی۔ اس لئے ہمیشہ جماعت اور نظامِ جماعت سے جُڑے رہیں۔**

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عمومی طور پر باہر سے آئے ہوئے غیر از جماعت مہمانوں نے بڑا اچھا اثر لیا ہے۔ وفود بھی مجھے ملے ہیں، افراد بھی ملے ہیں۔ جو بار بار آنے والے ہیں اُن کی نظروں میں پہچان اور محبت بڑھ رہی ہے، احمدیت کے قریب آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جلد اُن کے سینے کھلیں اور وہ احمدیت یعنی حقیقی (دین) کو ماننے والے ہوں۔ الفضل میں رپورٹس شائع ہوں گی تو وہاں سے بھی کچھ تفصیلات لوگوں کو مل جائیں گی، اُن لوگوں کے تاثرات مل جائیں گے۔ بہرحال مختصر میں بھی بتا دیتا ہوں۔

ایک عیسائی دوست ہیں مالٹا سے اپنی اہلیہ کے ساتھ شامل ہوئے ہیں، دوسری دفعہ شامل ہوئے ہیں، پڑھے لکھے ہیں، اخبارات میں آرٹیکل لکھتے ہیں وہاں کی بعض حکومتی کمیٹیوں کے ممبر بھی ہیں۔ کہنے لگے مَیں نے تمہاری تقریروں سے بعض پوائنٹس نوٹ کئے ہیں اور انہوں نے ڈائری دکھائی کہ اُس پر وہ پوائنٹس نوٹ کرتے رہے ہیں۔ اور وہ کہنے لگے کہ اب ان پر جا کر مَیں لکھوں گا اور خاص طور پر مجھے کہا کہ تمہاری آخری تقریر مجھے بہت پسند آئی ہے، اُس کے بھی مَیں نے پوائنٹس لکھ لئے ہیں۔ اب آخری تقریر جو خالصتاً جماعتی تربیت کے لئے تھی اس میں بھی اُن کو اپنے لحاظ سے بعض باتیں مل گئیں۔

اسی طرح ایک عیسائی وکیل ہیں بلغاریہ سے آئے ہوئے، اکثر آتے ہیں۔ انہوں نے مستورات کی تقریر میں عورتوں کی تربیت اور طلاق خلع کے معاملات جو تھے اُن کو بڑے غور سے سنا اور اِن معاملات نے اُن کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ وہ وکیل ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ مجھے تمہاری جماعت کی یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ صلح صفائی کے لئے تمہارے اندر بھی ایک نظام موجود ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تم نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ برداشت بہت زیادہ کم ہوتی جا رہی ہے اور عمومی طور پر ساری دنیا میں ہی کم ہوتی جا رہی ہے، اور ظاہر ہے اُس کا اثر جماعت پر بھی پڑ رہا ہے۔ اس لئے ہمیں فکر بھی کرنی چاہئے کہ ہم ہمیشہ دنیا کے بداثرات سے بچے رہیں اور مجھے انہوں نے بتایا کہ عام طور پر ہمارے پاس بھی اب عدالتوں میں طلاق کے واقعات کے کیس بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں لیکن جو پسند اُن کو چیز آئی وہ یہی تھی کہ تمہارا تو ایک اندرونی تربیتی نظام بھی ہے۔ ہمارے ہاں وہ بھی نہیں ہے۔ پس غیر بھی باتوں کا اثر لیتے ہیں اور نوٹ کرتے ہیں اور یہ چیزیں اُن کی توجہ کھینچنے کا باعث بن رہی ہیں۔ مَیں تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کا بہت شکرگزار ہوتا ہوں اور جماعت کو بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ (دین حق) کی تعلیم کو جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچانے کا کام اللہ تعالیٰ نے سپرد فرمایا ہے وہ لوگوں کی توجہ کھینچنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ لیکن یہ بات ہمارے اُن لوگوں کو بھی توجہ دلانے والی ہونی چاہئے جو تقریروں پر بھی پوری توجہ نہیں دیتے، باتوں کو بھی غور سے نہیں سنتے اور اپنے کوئی معاملات ہوں، جھگڑے ہوں تو نظامِ جماعت کو چھوڑ کر دنیاوی عدالتوں کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ دنیا والے ہمارے طریق کو پسند کر رہے ہیں کہ یہ بڑا اچھا تربیتی طریق ہے۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک علیحدہ پروگرام بھی ہوتا ہے اس میں بھی مجھے اُنہیں مختصر طور پر (دین حق) کی تعلیم بتانے کی توفیق ملی۔ کیونکہ وہ پروگرام انگلش اور جرمن میں تھا اس لئے اُس مجلس میں سے جلسہ میں شامل ہونے والے بھی بہت کم شامل تھے اور شائد ٹی وی پر بھی بہت کم لوگوں نے یہ پروگرام دیکھا ہو لیکن (۔) کا جو پیغام اُن کو پہنچایا گیا، گو میری تقریر وہاں کچھ لمبی ہوگئی تھی لیکن بڑے تحمل سے اُن سب نے سنی اور دو چار وہاں سے اُٹھ کر گئے ہیں وہ بھی اجازت لے کر اور بڑی معذرت کے ساتھ کہ ہماری کچھ اور مصروفیات ہیں جہاں ہمارا پہنچنا ضروری ہے، تب گئے ہیں۔

ایک تاثر ایک مہمان کا بتا دیتا ہوں۔ جب میری تقریر ختم ہوئی ہے تو اُس نے ہمارے ایک احمدی کو کہا کہ میں نے اُس وقت گھڑی دیکھی تو پتہ چلا کہ کافی وقت گزر چکا ہے لیکن تقریر اتنی دلچسپ تھی کہ مجھے وقت کا احساس ہی نہیں ہوا۔ پھر مجھے کسی نے امریکہ سے لکھا کہ اُن کے ایک امریکن دوست ہیں اُن کے ساتھ یہ بیٹھے سُن رہے تھے۔ وہ امریکن عیسائی دوست کہنے لگے کہ بڑی ربط والی اور بڑی دلچسپ باتیں تھیں بلکہ اُس نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ پوپ اس طرح نہیں کہہ سکتا یا نہیں کہتا، اُس کی تقریر ایسی نہیں ہوتی۔ تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں اور (دین حق) کی برتری ہے اور قرآنِ کریم کی برتری ہے جو دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے۔ اس میں میری کوئی کوشش نہیں ہے یا کسی مقرر کی کوئی کوشش نہیں ہوتی۔ یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بھر دیا ہے اور یہ وہ بیان ہے جس کو حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے ہم نے حاصل کیا اور آگے پہنچا رہے ہیں۔ جو نیک فطرت ہیں وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں اور ان فضلوں کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

احمدی طلباء لڑکوں اور لڑکیوں کی ایسوسی ایشن سے بھی میری میٹنگ ہوئی تو اُنہیں بھی میں نے یہی کہا تھا کہ کسی قسم کے احساسِ کمتری کا شکار ہونے کی بجائے قرآنِ کریم کو رہنما بنا لو اور اپنی تعلیم کے میدان میں اور ریسرچ میں اس کو سامنے رکھتے ہوئے کام کرو تو کوئی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بڑی اچھی تعداد طلباء اور طالبات کی تعلیمی میدان میں آگے نکل رہی ہے۔ پس ان کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اُنہیں اس ملک میں آ کر تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اب اُن کا فرض ہے کہ اس تعلیمی ترقی کو قرآنِ کریم کی تعلیم کے تابع رکھیں، (دین حق) کی تعلیم کے تابع رکھیں اور جماعت سے مضبوط تعلق پیدا کر کے اس کے لئے مفید وجود بنیں۔

ایم۔ٹی۔اے کا ذکر بھی پہلے ہونا چاہئے تھا وہ رہ گیا۔ ایم۔ٹی۔اے جرمنی کے کارکنوں نے بھی دن رات محنت کر کے جہاں اپنے لائیو (Live) پروگرام دکھائے وہاں وقفوں میں اپنے مختلف سٹوڈیو کے پروگرام بھی دکھاتے رہے اور وہ بڑے اچھے پروگرام تھے۔ لندن سے بھی کچھ نوجوان مدد کے لئے آئے ہوئے تھے اور سب نے مل کر جلسے کی کارروائی اور دوسرے پروگراموں کو دنیا تک پہنچایا ہے۔ ابھی تو میں سفر میں ہوں میں نے خطوط وصول نہیں کئے لیکن مجھے امید ہے ہمیشہ کی طرح جب میں انشاء اللہ لندن پہنچوں گا تو خطوط کا انبار ہو گا جو ایم۔ٹی۔اے کے لوگوں کو بھی، کارکنوں کے کام کو بھی سراہ رہے ہوں گے اور اس کے لئے شکرگزاری کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں اس لئے میں پہلے ہی آپ تک پہنچا دیتا ہوں۔

ایم۔ٹی۔اے جرمنی نے اپنا ایک موبائل ٹرک بھی بنایا ہے جو ٹرانسمیشن کے لئے یا کنٹرول کے لئے ہے بہرحال اس میں کچھ گیجٹس (Gajets) لگائے ہیں جو ان کے کام آ رہا ہے۔ وہ ایڈیٹنگ وغیرہ کے لئے اور دوسرے پروگراموں کے لئے بھی شاید کام آتا ہے وہاں کھڑا کیا گیا تھا۔ بہرحال جو بھی اُس کا مقصد تھا پہلے جو منہائم میں اپنا ایک پورا سسٹم ایک کمرے میں یا کمرہ نما ہال میں شفٹ کرتے تھے، وہ سارا سسٹم اب ان کے ٹرک میں لگ گیا ہے جس کو لے کر ہر جگہ جا سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے جرمنی نے بھی بڑی ترقی کی ہے اور بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والے کارکنان کو اور والنٹیئرز کو جزا عطا فرمائے۔

اس دورہ میں جرمن جماعت کی ایک بات پہلی دفعہ دیکھنے میں آئی ہے کہ انہوں نے پڑھے لکھے لوگوں اور انتظامیہ اور سیاستدانوں سے رابطے خوب بڑھائے ہیں، میڈیا سے بھی رابطے بڑھے ہیں اور خدام الاحمدیہ نے خاص طور پر اور جماعت نے عموماً جماعت کا پیغام لیف لٹس (Leaflets) کے ذریعہ سے پہنچانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ انہی رابطوں کا اثر ہے کہ مجھ سے بہت سے پڑھے لکھے لوگ اور ڈپلومیٹس (Diplomates) اور سیاستدان ملنے کے لئے آئے اور اِن کے رویّوں میں بڑا احترام بھی تھا۔ اسی رابطے کا نتیجہ ہے کہ ہمبرگ کے کونسل ہال میں وہاں کی ایک سیاسی جماعت ہے، گرین پارٹی، انہوں نے ایک فنکشن بھی ترتیب دیا جس میں (دین حق) کی تعلیم کی روشنی میں مجھے کچھ کہنے کا موقع ملا۔ مختلف مذاہب کے لوگ، مختلف طبقوں کے لوگ وہاں موجود تھے، اُن کے سامنے (دین حق) کی تعلیم بیان کی گئی۔ اسی طرح میں نے محسوس کیا ہے کہ لوگوں کی توجہ (دین حق) کی حقیقت جاننے کی طرف ہو رہی ہے۔ یہ کوششیں جو آپ لوگ لیف لیٹس (Leaflets) کے ذریعہ سے اور مختلف ذرائع اور وسائل کے ذریعے سے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اِن میں برکت ڈالے اور لوگوں کے سینے کھولے۔ ایک طرف اگر (دین حق) کے خلاف شدت پسندی کی لہر اُبھر رہی ہے تو دوسری طرف وسیع طور پر توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے۔ پس اب افرادِ جماعت جرمنی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکرگزاری کے طور پر ان رابطوں اور تعلقات کو آگے بڑھائیں اور (دعوت الی اللہ کی) کاوشوں کو مزید تیز کریں تا کہ جلد ہم (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے اثرات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ طاہرہ ناصر صاحبہ سیکرٹری وقفِ نو قیادت نمبر 9 گلشن اقبال شرقی کراچی اہلیہ مکرم ڈاکٹر ناصر علی صاحب کی منجھلی بیٹی عزیزہ فاخرہ نمل نے اسمال بیکن ہاؤس سکول سسٹم کراچی سے یونیورسٹی آف کیمبرج کے امتحان GEC O Level میں 9As لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ 9As میں عزیزہ نے *3A حاصل کئے ہیں۔ فاخرہ نمل مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب مرحوم کراچی کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی مرحوم سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم موصوفہ اور جماعت کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا عابد بیگ صاحب لاہور اپنی بیٹی مکرمہ بشریٰ زرین صاحبہ کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ موٹر سائیکل کو حادثہ پیش آ گیا اور بشریٰ زرین صاحبہ کو کافی چوٹیں لگی ہیں احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا منصور احمد صاحب لندن لکھتے ہیں کہ میرے خالہ زاد بھائی مکرم مرزا قیصر بیگ صاحب لندن کی کمر میں گزشتہ تین ہفتہ سے شدید درد ہے۔ افاقہ نہیں ہو رہا احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ہومیو پیتھ ڈاکٹر عدیل اختر بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی دو بچیاں پیٹ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب معلم وقف جدید چونترہ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمود احمد صاحب زعیم انصاراللہ چونترہ نے تقریباً 69 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم قدرت الٰہی صاحب نے قاعدہ یسرنا القرآن خاکسار سے پڑھنا شروع کیا۔ مورخہ 22 جولائی 2011ء کو مکرم محمود احمد صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ مکرم صدر صاحب نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اسی طرح عزیزم حمزہ بشیر اور عزیزم تنزیل الرحمٰن صاحب نے بھی قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح معنوں میں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم عبدالرؤف صاحب بریڈ فورڈ یو۔کے تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ حافظہ عافیہ رؤف صاحبہ کے نکاح کا اعلان محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے جلسہ سالانہ U.K کے آخری دن مورخہ 24 جولائی 2011ء کو حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں مکرم لقمان احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد طاہر صاحب من ہائم جرمنی کے ساتھ مبلغ -/7000 یورو حق مہر پر کیا۔ مکرمہ عافیہ رؤف صاحبہ محترم عبدالرزاق صاحب مرحوم سابق پی۔ٹی۔آئی جامعہ احمدیہ ربوہ کی پوتی اور محترم شیخ شریف احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا کی نواسی ہیں۔ جبکہ مکرم لقمان احمد صاحب محترم محمد عبداللہ صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے اور ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم مجیب الرحمٰن درد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مشرف عثمان راشد صاحب اور محترمہ عطیہ الراشد صاحبہ امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 جولائی 2011ء کو اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو محترم یو۔اے مخدوم صاحب مرحوم اور محترمہ بشریٰ راحت صاحبہ کی پوتی نیز خاکسار و محترمہ تسنیم مجیب صاحبہ کی نواسی ہے۔ اس کا نام شہر بانو تجویز ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم صوبیدار (ر) محمد اقبال صاحب دوالمیال ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا شجاع احمد ولد مکرم محمد اکرم صاحب دوالمیال 15 جولائی 2011ء کو بعمر 24 سال شارجہ میں وفات پا گیا۔ مرحوم کی میت 24 جولائی 2011ء کو پاکستان لائی گئی اور اسی روز مرحوم کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ خاکسار کا بھانجا حضرت کیپٹن ملک غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھا۔ نیک خصلت، نماز کا پابند اور اعتکاف بیٹھنے کی سعادت پا چکا تھا۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا تھا۔ بقول صدر جماعت احمدیہ دوالمیال ''جب بھی میں نے کوئی ذمہ داری اس بچے کو سونپی مجھے سو فیصد یقین ہوتا تھا کہ یہ بچہ ذمہ داری مکمل کرے گا۔'' مرحوم کی میت جب گاؤں میں آئی تو پورا گاؤں امڈ آیا ہر آنکھ اشکبار تھی۔ اور اس کا نوعمری میں بچھڑنا سب کیلئے باعث غم تھا۔ مرحوم نے والدین اور دو بھائیوں کو مغموم چھوڑا ہے۔

میں تمام احباب کا جو تدفین میں شامل ہوئے تمام لواحقین کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ نیز احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کے والدین اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

رودبار انگلستان عبور کرنے والا پہلا پاکستانی

بروجن داس پہلا پاکستانی تھا جس نے 23 سال کی عمر میں 23/ اگست 1958ء کو رودبار انگلستان کو 14 گھنٹوں 57 منٹ میں عبور کیا۔ یہ رودبار 23 میل چوڑی ہے۔ بروجن داس نے یہ اعزاز حاصل کر کے 500 پونڈ کا انعام حاصل کیا۔

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ وکالت مال اول تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم 12/ اگست 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ آپ کی عمر 75 سال تھی مرحومہ انتہائی ملنسار، ہمدرد محبت کرنے والی اور مہمان نواز تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد پڑھنے والی تھیں۔ جماعت سے اخلاص و وفا رکھنے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ 1983ء میں ہماری گاؤں کی بیت الذکر شہید کی گئی اور ابو کو گولی لگی تھی اس موقع پر والدہ صاحبہ نے انتہائی صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتہ استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت = 30/ روپے 25ML، 100/ روپے 120ML رعایتی

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایجرجنسی ٹانک۔ گھبراہٹ، بےچینی، ڈیپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے۔	امراض معدہ۔ بدہضمی، تیزابیت، گیس، سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے۔	اسہال۔ پیچش۔ ہر قسم کے اسہال، پیچش، معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں، نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و جھوک کی کمی کی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

خبریں

کراچی میں بدامنی، مزید 11 افراد ہلاک

کراچی میں بدامنی کی لہر جاری ہے۔ مختلف علاقوں میں فائرنگ اور ہاتھ پاؤں بندھی بوری بند لاشیں ملنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ شہر میں کشیدگی اور پرتشدد واقعات میں مزید 11/افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ تمام وارداتوں میں ملزمان فرار ہونے میں کامیاب رہے۔

فوجی آپریشن کراچی کے مسئلے کا حل نہیں

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ فوجی آپریشن کراچی کے مسئلے کا حل نہیں، کراچی کے مسئلے پر پارلیمنٹ کا ان کیمرہ اجلاس بلانے پر اعتراض نہیں، فوج بلانا صوبائی حکومت کی صوابدید ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی صحیح مدد کی جائے تو بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

قذافی مخالفین طرابلس میں داخل، شدید لڑائی

قذافی مخالفین البریقہ، زیلتان اور الزاویہ پر قبضے کے بعد سمندر کے راستے دارالحکومت طرابلس پہنچ گئے اور نیٹو فورسز سے مل کر شہر کے اہم قصبے تاجورہ اور فوجی اڈے متیقیہ پر قبضہ کرلیا۔ دارالحکومت کا زمینی اور فضائی رابطہ ملک کے دیگر علاقوں سے منقطع کر دیا۔ گلی محلوں میں گھمسان کی لڑائی، شدید فائرنگ اور دھماکوں کی آواز سے علاقہ گونج اٹھا۔ 123 باغیوں سمیت 376 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔

ربوہ میں سحر وافطار 23۔اگست

انتہائے سحر	4:11
طلوع آفتاب	5:36
زوال آفتاب	12:11
وقت افطار	6:46

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

NASIR ناصر

ربوہ میں پہلی بار — شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی ویڈیو اور فوٹوگرافی کیلئے

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹوگرافر

گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹوگرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹوگرافر سے کروائیں۔

سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ

0300-2092879, 0321-2063532, 0333-3532902

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442

دلہن جیولرز

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.

دنیا بھر میں رقم بھجوائیں — Send Money all over the world

Demand Draft & T.T for Education

Medical Immigration Personal use

دنیا بھر سے رقم منگوائیں — Receive Money from all over the world

فارن کرنسی ایکسچینج — Exchange of foreign Currency

MoneyGram — INSTANT CASH — SpeedRemit — CHOICE

Rabwah Branch

Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah

Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FR-10

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، دیجی ٹیبل ڈائز، کوشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور

042-36306163, 36368130 Fax: 042-36368134

E-mail: amcpk@brain.net.pk

Cell: 0322-4607400

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام

پیج — جیولرز اینڈ بوتیک — ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پیج کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ

0300-4146148

047-6214510 - 049-4423173 فون شوروم پتوکی

ابٹن نورِ رحمٰن کون مہندی

طالب دعا: رحمٰن کاسمیٹکس سٹور

خلیل الرحمٰن بابر مارکیٹ۔ مین بازار۔ سیالکوٹ

0092-52-4586914 – 0300-6157374

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھوالناصر

ضلع حافظ آباد میں خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ جدید ہسپتال کا آغاز ہوگیا ہے۔ الحمدللہ

Required Doctors

M.B.B.S, F.C.P.S

Gynaecologist Pediatation

(Full Time/ Part Time)

ناصر میڈیکل کمپلیکس

جلالپور روڈ حافظ آباد — فون 0547-522391-422991, 0333-8073391

سیل سیل سیل عید پیکیج

انصاف کلاتھ ہاؤس

لان چکن کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

The Vision of Tomorrow

nps

New Haven Public School

Multan Tel :061-6779794

Dawlance Super Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی، جیسکو جنریٹرز، استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر، ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس — گولبازار ربوہ

047-6214458

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، جینٹس، بوائز ویسٹ کوٹ، لیڈیز۔ گرلز۔ کرتے کاٹن ٹراوزر کے خوبصورت ملبوسات

رینبو فیشن

عبداللہ خان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6214377

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

اوقات کار: موسم گرما صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجے

E-mail: bilal@cpp.uk.net

KOHINOOR STEEL TRADERS

166 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Talib-e-Dua, Mian Mubarik Al

Tel: 37630055-37650490-91 Fax: 3763008

Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

خصوصی رعایتی پیکج

ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹراساؤنڈ

جدید آپریشن تھیٹر ولیبر روم

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ

بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن

دوران CTG اور Fetal Doppler detector

حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے

پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover

پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام

بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ — 0476213944, 03156705199

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔

نیشنل الیکٹرونکس

آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس

1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور

042-37223228, 37357309, 0301-4020572

طالب دعا: منصور احمد شیخ